روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ 19۔اگست 2016ء 15ذیقعد 1437ہجری 19ظہور 1395ھش جلد 66-101 نمبر 189

اولاد کی ترقیات کے لئے دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے یہ دعا کی۔

اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے معزز گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی لا بسایا ہے۔ اے ہمارے رب! میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تا وہ عمدگی سے نماز ادا کریں پس تو لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دے اور انہیں مختلف پھلوں سے رزق دیتا رہ تا کہ وہ ہمیشہ تیرا شکر کرتے رہیں۔ (ابراہیم:38)

حقوق کے لحاظ سے مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں۔نیکی کا اجر دونوں کا برابر ہے بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کو ہر کام میں مقدم سمجھیں

عورت کا اصل مقام اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنا ہے۔احمدی عورتیں اس کی اہمیت کو سمجھیں

جس طرح قرآن کریم نے عورتوں کے حقوق قائم کئے ہیں اس سے پہلے کسی مذہبی کتاب نے عورتوں کے تمام حقوق کا ذکر نہیں کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یوکے 13/اگست 2016ء مستورات سے خطاب کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 50ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مورخہ 13/اگست 2016ء کو مستورات سے خطاب فرمایا۔حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4بجکر 5منٹ پر لجنہ جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی میں تشریف لائے۔ جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے تو لجنہ جلسہ گاہ کی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔مکرمہ منصورہ امینی صاحبہ نے سورۃ الحجرات کی آیات 11 تا 14 کی تلاوت کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔مکرمہ فاتحہ حمید صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام

ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے
قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دے دے

ترنم کے ساتھ پیش کیا۔نظم کے بعد حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں اعزاز حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم فرمائے جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی نے انہیں میڈلز پہنائے۔ بعد ازاں حضور انور نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ جس کا خلاصہ استفادہ کے لئے قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق عورتوں اور مردوں کی پیدائش کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کے قرب کا حصول۔خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں سب اپنے مقصد پیدائش کو پہچانیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔اور اس میں مرد اور عورتیں سب شامل ہیں ۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے اور اس کی تعلیم پر چلتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بشارتیں بھی دی ہیں۔حضور نے سورۃ توبہ کی کچھ آیات پڑھیں اور فرمایا کہ ان سے واضح ہے کہ جو انعام مردوں کو مل رہا ہے وہی انعام عورتوں کو بھی مل رہا ہے۔کہیں نہیں لکھا کہ عورتوں کو ایک درجہ کم ملے گا۔کوئی مردوں کی تخصیص نہیں بلکہ دوسری جگہ فرمایا کہ عورتوں اور مردوں دونوں کو اجر عظیم ملے گا بشرطیکہ وہ نیک کام سرانجام دیں اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو مقدم سمجھیں ۔ اور پھر ان نیک کاموں کی تفصیل بھی بیان فرما دی۔پس ان نیکیوں کی ہمیں تلاش کرنی چاہیئے اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کا پیار، اس کی رضا اور اس سے اجر لینا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں بہت سی جگہوں پر مومنین اور مومنات کا علیحدہ علیحدہ ذکر ہے۔ یہ قرآن کریم کی خوبی ہے کہ جہاں عمومی طور پر مرد اور عورت دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جا سکتی ہے وہاں صرف مومنین کا لفظ استعمال کیا اور جہاں خاص طور پر دونوں کے حقوق کو قائم کرنا، اجر دینا اور بشارتیں دینی، ذمہ داریوں کا ذکر کرنے، خاص تحریک کر کے انعامات کا ذکر کرنے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو اجاگر کرنے کی ضرورت تھی وہاں مومنین اور مومنات مرد اور عورت کا علیحدہ علیحدہ ذکر بھی کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ عورتوں کے حقوق کے بارے میں غیر لوگ دین حق پر اعتراض کرتے ہیں اور یہ اعتراض اپنے اندر کوئی وزن بھی نہیں رکھتے۔ قرآن کریم میں ان کے اعتراضوں کے جواب بھی موجود ہیں لیکن ان اعتراض کرنے والوں کو یہ نظر نہیں آتا کہ دین حق سے پہلے کسی مذہبی کتاب نے عورتوں کے تمام حقوق اور باتوں کا ذکر نہیں کیا جس طرح قرآن کریم اور دین حق نے کیا ہے۔قرآن کریم ہی ہے جس نے واضح کیا کہ عورت کے بھی ویسے ہی جذبات ہیں جیسے مرد کے اور عورت کی بھی خواہشات ہیں جس طرح مرد کی۔قرآن کریم میں ہے کہ ان عورتوں کا دستور کے مطابق مردوں پر اتنا ہی حق ہے جتنا مردوں کا ان پر۔پھر بے شمار حقوق قرآن نے عورت کے قائم کئے ہیں ۔نیکی کا اجر دونوں کا برابر ہے۔عورت کو جائیداد کا وارث بنایا، عورت کی کمائی پر صرف عورت کا ہی حق دیا، عورت سے حق ورثہ چھیننے کو منع کیا گیا، فرمایا کہ ان کا حق دو عورتوں کو نقصان پہنچانے کی غرض سے شادی سے روکنے سے منع کیا گیا۔اسی طرح کے اور بہت سے حکم ہیں ۔فرمایا کہ دین حق کے احکامات ایسے حکیمانہ اور منصفانہ ہیں کہ کسی دور میں بھی خواہ وہ آج کا جدید دور ہو ان کی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مذہب ہمیں اپنے پیچھے چلانے اور ہمارے پیدا کرنے والے خدا سے ملانے کے لئے آتا ہے۔مذہب اس لئے نہیں آتا کہ ہم لوگوں کو خوش کریں ۔اللہ تعالیٰ مرسلین کو اس وقت بھیجتا ہے جب زمین میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کو بھی خدا تعالیٰ نے اس وقت بھیجا جب دنیا میں ہر طرف فساد پھیلا ہوا تھا۔سو سال پہلے جس فساد کے روکنے کے لئے آپ آئے ، وہی صورتحال آج بھی ہے اور اس کا حل بھی وہی ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے بیان کیا اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے کھول کر ہمارے سامنے رکھ

باقی صفحہ 2 پر

نتائج مقابلہ مضمون نویسی

مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی برائے سہ ماہی دوم (اپریل تا جون 2016ء) بعنوان ''حضرت مسیح موعود کا مقام'' کے نتائج درج ذیل ہیں۔

اول: محترم مجید احمد بشیر صاحب ڈیفنس ناصر لاہور
محترم عبدالقدیر قمر صاحب دارالفتوح غربی ربوہ
دوم: محترم عاطف شہزاد صاحب ماڈل کالونی کراچی
محترم محمد حنیف شمس صاحب گلزار ہجری کراچی
سوم: محترم مجیب احمد خان صاحب ماڈل کالونی کراچی
حوصلہ افزائی: محترم محمد عاصم حلیم صاحب بیوت الحمد ربوہ

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔آمین

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

علمی ورکشاپ

نظارت تعلیم کے تحت Biosafety and Biosecurity کے موضوع پر ایک ورکشاپ مورخہ 7-8 ستمبر 2016ء کو منعقد ہو رہی ہے۔جس میں تمام میڈیکل سٹاف، لائف سائنسز سٹاف اور ریسرچ سکالرز رجسٹریشن کروا سکتے ہیں۔رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 4 ستمبر 2016ء ہے۔رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروا لیں ۔ رجسٹریشن کروانے کیلئے کوائف نام، ایڈریس، ادارہ، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

فون نمبر: 0476212473
موبائل: 03339791321
Email:registration@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

بقیہ ازصفحہ 1 حضور انور کا مستورات سے خطاب

دیا۔ فرمایا کہ یہ دنیا دار اپنے زعم میں عورتوں اور مردوں کے علیحدہ بیٹھنے پر اعتراض کرتے ہیں، یہی لوگ چند دہائیاں پہلے عورتوں کو ہر قسم کے حقوق سے محروم رکھے ہوئے تھے۔ اور جب وقت کے ساتھ عورت نے اپنے حق کے لئے آواز اٹھائی تو کیونکہ یہ انسانی کوشش تھی عورت کو حق دلانے کی اس لئے اس نے دوسری انتہا اختیار کر لی۔ عورت کو حق دینے کے نام پر اس کا تقدس ہی ختم کر دیا۔ ہمدردی کے جذبے کی آڑ میں آزادی کے نام پر عورت کے تقدس کو پامال کیا گیا۔ فرمایا کہ عورت کی اپنی شناخت اس وقت زیادہ ابھرتی ہے اور اس کو اپنے تحفظ کا احساس اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب وہ عورتوں میں ہو اور عورتوں کی تنظیم کے ساتھ کام کر رہی ہو اور آزادی کے ساتھ اس کی ہر حرکت ہو۔ پس عورت کو جب اس کا تقدس قائم رکھتے ہوئے اس کے حقوق کا بتایا جائے تو چاہے وہ مغرب میں پلی بڑھی ہو وہ اس بات کا اظہار کرے گی کہ دین حق عورت کے حقوق قائم کرتا ہے۔ اور عورت کا علیحدہ بیٹھنا اس کی آزادی کو ختم نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ لوگ مذہب کے نام پر ظلم کرتے ہوئے عورت کو نہایت حقیر ذلیل چیز سمجھتے ہیں اور پاؤں کی جوتی سمجھتے ہیں حالانکہ دین حق تو عورت کے حقوق قائم کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم اس خوف سے کہ ہماری شکایت آنحضرت ﷺ کو نہ ہو جائے اپنی بیویوں سے اونچی آواز میں بات نہیں کرتے تھے۔ یہ حق تھا جو آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین حق میں مختلف قوموں سے آنے والوں نے اپنی قومی روایات یا مردوں کے اپنے آپ کو زیادہ طاقتور سمجھنے کی وجہ سے یا کسی وجہ سے اچھے بھلے دینی علم رکھنے والے بھی بعض زیادتیاں کر جاتے تھے۔ ان میں لاشعوری طور پر یہ احساس پیدا ہو گیا تھا کہ عورت کچھ لحاظ سے مرد سے کمتر ہے اور مرد کی اسی میں عزت ہے کہ عورت اور مرد کے درمیان چاہے اس کی بیوی ہو ایک فاصلہ رکھا جائے۔ بات چیت میں عورت کو مرد کے سامنے بولنے کا حق نہ دیا جائے۔ باہر نکلیں تو سڑک پر چلتے ہوئے مرد اور عورت فاصلہ دے کر چلیں۔ حضور انور نے یہاں پر حضرت مسیح موعود کی زندگی کا ایک واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود کو ماننے والے تھے اور روشن دماغ ہو چکے تھے لیکن روایات کا اثر تھا۔ فرمایا کہ ہم احمدی اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود نے قرآنی تعلیم کے مطابق مردوں عورتوں اور ہر ایک کے حقوق کھول کر بیان کر دیئے۔ پس اگر ہماری عورتیں کسی قسم کے احساس کمتری یا کسی قسم کے کمپلیکس میں مبتلا ہیں تو ان کو اس سے نکل جانا چاہئے۔ حقوق کے لحاظ سے مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر عورت کو یہ حق دین نے دیا کہ اس کی کمائی کی وہ خود مالک ہے اور مرد کے لئے اپنی کمائی ہے۔ لیکن ساتھ ہی مرد کو یہ بھی کہہ دیا کہ گھر کا خرچ چلانا اور بیوی بچوں کا نان نفقہ کی ذمہ داری تمہاری ہے۔ بیوی کی دولت پر نظر نہ رکھو۔ فرمایا کہ ایسی عورتیں جن کی اپنی کوئی آمد نہیں، اگر وہ دین کیلئے کچھ خرچ کرنا چاہیں، صدقہ وخیرات کرنا چاہیں تو اپنے خاوند کی آمد میں سے بھی اس سے چھپ کر بھی صدقہ کر سکتی ہیں تو ان چیزوں میں عورت کو یہ حق دے دیا۔ فرمایا کہ اولاد کی پیدائش کے بعد اگر میاں بیوی میں علیحدگی ہوتی ہے تو یہ حکم ہے کہ اولاد کیلئے پیار کے جذبات ماں باپ دونوں کے ہوتے ہیں اس لئے نہ باپ کو اور نہ ماں کو اولاد کی وجہ سے کوئی تکلیف دو۔ پس اس طرح دونوں کے حقوق قائم کئے۔ فرمایا کہ بعض دفعہ علیحدگی کی صورت میں جس کے پاس بچے ہوتے ہیں وہ دوسرے کو بچوں سے ملنے نہیں دیتا، یہ بالکل غلط ہے اور اس کی اصلاح ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ماں باپ، خاوندوں اور بچوں کی وراثت میں بھی دین نے عورت کو حق دیا ہے۔ پس ہر قسم کے حقوق ہیں جو دین نے قائم کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے عورت کو یہ حقوق دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کی جو فطرت رکھی ہے اس کے مطابق جہاں اشتراک ہے وہاں ایک جیسے حق قائم کئے۔ جہاں عورت کی کمزور فطرت کے مطابق اسے زیادہ تحفظ کی ضرورت ہے اسے وہاں دین نے زیادہ تحفظ دیا۔ اور جو باتیں مردوں کے کرنے کی ہیں ان میں مردوں کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ فرمایا کہ جب ان ترقی پسند لوگوں کو اپنے بنائے ہوئے قوانین آزادی میں کمزوریاں نظر آئیں گی، ایک وقت آئے گا تو پھر اس کمزوری کو ختم کرنے کیلئے کسی بہتر حل کی طرف متوجہ ہوں گے اور اس وقت دین حق ہی بہتر حل پیش کر سکے گا۔ پس کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ہمیں ضرورت نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ عورت کا اصل مقام اس کا گھر میں رہ کر اپنے بچوں کی تربیت کرنا ہے۔ جب مرد گھر سے باہر کام کر رہے ہوں تو ان کو جو ثواب ملے گا اتنا ہی عورتوں کو اپنے گھروں میں اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے اور انہیں ملک وقوم کا فائدہ مند وجود بنانے پر ملے گا۔ فرمایا کہ دین حق عورت کو کمتر یا کمزور نہیں سمجھتا۔ بچوں کی پیدائش کے دوران اور ان کی پرورش کے لئے جو تکلیفیں عورت اٹھاتی ہے اس کا ایک مرد نہ تصور کر سکتا ہے اور نہ اسے برداشت کر سکتا ہے نہ یہ کام کر سکتا ہے۔ عورت کے اس کام کے پیش نظر آنحضرت ﷺ نے ایک سوال کرنے والے کو تین مرتبہ یہ فرمایا کہ تیری ماں تیرے حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار ہے اور چوتھی مرتبہ فرمایا کہ پھر تیرا باپ۔ بہترین، فعال اور کارآمد شہری بنانے اور اس کی اچھی اور نیک تربیت کرنے کی وجہ سے ہی آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ پس دنیا کو بھی بتائیں اور اپنی نسلوں کے ذہنوں میں بھی یہ ڈال دیں کہ عورت کے حقوق کی دین حق حفاظت کرتا ہے۔ اور اسے ایک مقام دیتا ہے۔ ہر ماں اپنے بچے اپنے لڑکے کی اس طرح تربیت کرے تو بہت سارے مسائل گھروں کے بھی حل ہو جائیں گے۔ پس اگر مائیں اپنے گھروں سے یہ تربیت شروع کریں گی تو وہی لڑکے ان حقوق کے لئے لڑنے والے ہوں گے۔ اور لڑکیاں دنیاوی تنظیموں کی طرف جانے کے بجائے دین حق کے دیئے ہوئے حقوق کی پاسدار بن جائیں گی اور پھر یہ بات اگر آئندہ نسلوں کے ذہنوں میں بھی ڈالتے چلے جائیں تو ایک خوبصورت معاشرہ عورتوں کے حقوق کا قائم ہو جائے گا۔ پس آج احمدی عورتیں اور احمدی لڑکیاں اس کی اہمیت کو سمجھیں اور میں مردوں سے بھی کہتا ہوں کہ اس عظیم مہم میں عورتوں کے مددگار بنیں۔ فرمایا کہ آج مذہب کے خلاف قوتیں انسانی حقوق کے نام پر دنیا کو مذہب سے دور لے جا رہی ہیں اور یہ ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہے۔ ہم نے حقوق کے نام پر ہی دنیا کو مذہب کے قریب لانا ہے۔ اللہ کرے کہ ہر عورت اپنی ذمہ داری ادا کرنے والی ہو اور صحیح دینی تعلیم پر خود بھی عمل کرنے والی ہو اور اپنی نسلوں کو بھی عمل کروانے والی ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہو تا کہ دنیا دین حق کی تعلیم کا اور عورت کے حقیقی حقوق کا اصل چہرہ دیکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور دعا کے بعد حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ سٹیج پر تشریف فرما رہے۔ خواتین اور بچیوں نے نظمیں اور احمدیت کے ترانے پیش کئے اور پھر حضور انور السلام علیکم کہہ کر اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

دل کی تیز دھڑکنوں کا مطلب

دل کی شرح کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا دل فی منٹ کتنی بار دھڑکتا ہے جبکہ آرام کی حالت میں دل کی دھڑکنوں کی پیمائش کو دل کی صحت کیلئے انتہائی اہم قدم قرار دیا جاتا ہے۔

میڈیکل کالج چین کی طرف سے منعقدہ تحقیق میں طبی ماہرین نے دریافت کیا ہے کہ آرام کی حالت میں دل کی شرح کو اگلے 20 سالوں میں مرنے کے امکانات کی پیشگوئی کیلئے ایک ڈیتھ ٹیسٹ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تحقیق کاروں کی ٹیم کا کہنا ہے کہ تیز دل کی شرح کا مطلب ضروری نہیں کہ بیماری ہے لیکن ہمیں دل کی شرح اور متوقع زندگی کے درمیان ایک مضبوط تعلق ملا ہے۔

طبی ماہرین کے مطابق ایک پیشہ ور کھلاڑی کا دل 40 بار فی منٹ دھڑکتا ہے جبکہ عام لوگوں میں دل کی معمول کی دھڑکنیں فی منٹ 60 سے 100 ہوتی ہے خاص طور پر جو لوگ ورزش نہیں کرتے ہیں ان کے دل کی دھڑکنیں آرام کی حالت میں تیز ہوتی ہیں۔

محققین کو پتہ چلا ہے کہ آرام کی حالت میں دل کی معمول سے زیادہ دھڑکنیں نہ صرف صحت کی سطح کے لئے ایک مارکر ہیں بلکہ یہ ابتدائی موت کے لئے ایک آزاد خطرے کا عنصر بھی ہے۔

دل کی شرح اور اموات کے درمیان تعلق کی جانچ پڑتال کیلئے محققین نے 46 مطالعاتی جائزوں کے ذریعے 12 لاکھ افراد کے صحت سے متعلق اعداد و شمار اکٹھے کئے۔ جن کی اوسطاً اکیس برس تک پیروی کی گئی ان میں سے نصف تعداد پچاس سال سے کم عمر تھی۔

اس مدت کے دوران 78 سے زائد اموات ہوئیں جن میں سے لگ بھگ 26 ہزار اموات دل کے امراض کی وجہ سے واقع ہوئیں۔

محققین کی ٹیم نے دل کی دھڑکنوں میں اضافے کے ساتھ اموات کی شرح میں بھی اضافہ پایا اور جن لوگوں کی فی منٹ دل کی دھڑکنیں 90 تھیں ان میں قبل از وقت موت کا خطرہ دوگنا تھا۔

مطالعے کے نتائج سے ظاہر ہوا کہ آرام کی حالت میں جن لوگوں کا دل فی منٹ 80 مرتبہ دھڑکا تھا ان میں اگلی دو دہائیوں میں کسی بھی وجہ سے مرنے کا خطرہ 45 فیصد زیادہ تھا ان لوگوں کے مقابلے میں جن کے دل کی دھڑکنیں معمول کی شرح سے کم یعنی فی منٹ میں 45 تھیں۔

جریدہ کینیڈین میڈیکل ایسوسی ایشن میں شائع ہونے والی تحقیق میں تحقیق کاروں نے اعداد و شمار کو ایڈجسٹ کرنے کے بعد نتیجہ نکالا کہ ہر منٹ میں 10 اضافی دل کی دھڑکنیں کسی بھی وجہ سے قبل از وقت موت کے خطرے میں لگ بھگ 9 فیصد اضافہ کرتی ہیں۔

اسی طرح ایک منٹ میں 10 اضافی دل کی دھڑکنوں سے دل کی بیماریوں مثلاً دل کا دورہ اور سٹروک سے مرنے کے خطرے میں 8 فیصد اضافہ ہوتا ہے۔

تیز دل کی شرح کو ماہرین صحت کی جانب سے بنیادی بیماریوں مثلاً دل اور پھیپھڑوں کی بیماریوں اور ذیابیطس کی بیماری کی پہلی نشانی تصور کیا جاتا ہے۔

(وائس آف امریکہ 27 نومبر 2015ء)

مکرم محمد شفیع خان صاحب

قدرت کے پُرحکمت اور حسین نظارے

ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت

(قسط اول)

اللہ تبارک وتعالیٰ بزرگ و برتر وحدہٗ لاشریک ہے۔ وہ خالق کائنات ہے وہ رحمان اور رحیم ہے۔ وہ مالک یوم الدین ہے۔ وہ ستار ہے وہ غفار ہے، وہ رزاق ہے وہ قہار ہے۔ وہ جس کا رزق چاہے کشادہ کرتا ہے۔ اور جس کا چاہے تنگ کرتا ہے۔ وہ جس کو دینا چاہے کوئی اسے روک نہیں سکتا اور جسے نہ دینا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ اس کی صفات بے شمار ہیں۔ جن کا احاطہ ممکن نہیں۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے۔ یا کبھی انہیں باہم ملا جلا دیتا ہے۔ کچھ نر اور کچھ مادہ نیز جسے چاہے اسے بانجھ بنا دیتا ہے۔ یقیناً وہ دائمی علم رکھنے والا (اور) دائمی قدرت والا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر انسان کو جوڑے بنایا اور کوئی مادہ حاملہ نہیں ہوتی نہ ہی وہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم کے مطابق اور کوئی معمر (انسان) عمر نہیں پاتا اور نہ اس کی عمر سے کچھ کم کیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے ہر ایک اپنے مقررہ وقت کی طرف چل رہا ہے۔ اللہ انسان کو زندہ کرتا ہے وہ پھر مارے گا اور پھر اسے زندہ کرے گا۔ کشتیاں اور جہاز بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے سمندر میں چلتے ہیں۔ وہ تھامتا ہے آسمان کو زمین پر گرنے سے۔ ہرگز انسان نہ پیدا کرسکیں گے کوئی مکھی اگرچہ وہ جمع ہو جائیں سب اس کے لئے اور اگر چھین لے ان سے مکھی کچھ تو نہیں چھڑا سکیں گے اسے اس سے۔ اللہ قوی ہے عزت والا ہے۔ اللہ کمزور میں سے طاقتور اور طاقتور میں سے کمزور پیدا کرتا ہے۔ وہ جسے چاہے عزت دیتا ہے جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔ وہ آسمان سے پانی نازل کر کے زمین کو زندہ کرتا ہے۔ وہ رب العالمین ہے وہ بن مانگے دینے والا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا، قائم بالذات ہے۔ اسے نہ تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ وہ اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے۔ مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔

پُرحکمت نظام زندگی

اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کے نظارے بے مثل یکتا اور عقل وفہم سے بالاتر ہیں۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی صناعی کا شاہکار ہے۔ اس کی ہر تخلیق سے اس کی کبریائی، عظمت اور کمالات کا دل و دماغ کو چکا چوند کرنے والا نور چھلکتا ہے۔ جو کن فیکون کا مظہر ہے۔ انسان اگر غور وفکر کرے تو اس کی خدائی کا نور کائنات کے ذرہ ذرہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہے جو پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق حقیقی و مالک کُل ہے۔ وہی معبود و کبریا ہے۔ انسان غور وفکر کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کے بے شمار عقدے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے بنایا اس کی پیدائش کو دہرانے کے لئے ایک حیرت انگیز نظام وضع فرمایا۔ اس نے ایک ہی مادہ تولید سے دو مختلف خصوصیات کے حامل انسان نر اور مادہ پیدا کئے یعنی مرد اور عورت جبکہ دونوں کی ساخت، صلاحیت اور خصوصیات ایک دوسرے سے قطعی مختلف تخلیق کی ہیں۔ اس نے مرد کو عورت کے بار آور کرنے کی صلاحیت سے نوازا اور عورت کو بچہ پیدا کرنے کی صفت سے نا صرف آسودہ کیا بلکہ اس کے جسم میں ایسا خود کار نظام بھی وضع فرمایا جو بچے کی جملہ ضرورتوں کو ایام حمل میں اس کے قیام تک بطور احسن پورا کر سکے۔

خدا تعالیٰ کا قائم کردہ نظام زندگی صرف انسانی زندگی تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ نظام اس کی تمام تر کائنات میں جاری و ساری ہے البتہ پیدائش، پرورش، افزائش نسل اور زندگی کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اس نے اپنی مخلوق کے لئے مختلف طریق اور ذرائع قائم کر رکھے ہیں۔ غور وفکر کریں تو انسانی عقل جواب دے جاتی ہے کہ کیونکر بے شمار چرند، پرند، حشرات الارض جو زمین کی اتھاہ گہرائیوں سے لے کر سطح زمین تک اور سطح زمین سے لے کر فضاؤں میں انتہائی بلندیوں تک بسنے والے لاتعداد اقسام کے جاندار جن کی تعداد گننے اور دیکھنے سے انسانی عقل اور یہ آنکھیں عاری ہیں۔ ان کی پیدائش اور پرورش کے اسلوب اور ضرورتیں سب ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہیں۔ ذرا غور کریں۔ سمندروں میں چٹانیں ہیں۔ پہاڑ ہیں۔ ہزاروں اقسام کی مچھلیاں، کچھوے، مگرمچھ، دریائی گھوڑے اور بے شمار دیگر جاندار بستے ہیں۔ سمندر کی تہہ میں مونگے اور سیپیاں ہیں جن کے اندر جاندار کیڑے رہتے ہیں۔ جن کی زندگی برقرار رکھنے کی جملہ ضروریات سمندر کی تہہ میں کون مہیا کرتا ہے۔ ان کی افزائش نسل اور مقررہ وقت تک بقاء کا ضامن کون ہے۔ ذرا سوچیے۔ دنیا میں خشکی ایک حصہ اور تین گنا رقبہ پر پانی پھیلا ہوا ہے۔ بیشمار ندی نالے، دریا، کنوئیں، تالاب ہیں وسیع وعریض سمندر ہیں۔ ان سب میں آبی دنیا کے جہان آباد ہیں۔ ان سب زندگیوں کا خالق ومالک، روزی رساں اور نگران کون ہے۔ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ صرف رب العالمین پاک پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جاندار پیدا کئے پانی سے ان میں سے بعض پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض دو ٹانگوں پر اور بعض چار ٹانگوں پر چلتے ہیں۔ یقیناً اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

زمین کا عالم کبیر

زیر زمین جہاں معدنیات کے بے شمار قیمتی خزانے مدفون ہیں وہیں حشرات الارض کی خدائی مخلوق بھی آباد ہے۔ زمین کے مکین یہ کیڑے مکوڑے شکل وشباہت میں عجیب وغریب ہیں آپ بالشت بھر زمین کھودیں اور اس میں سے مٹھی بھر مٹی لیں۔ اس مٹی میں آپ کو چھوٹے چھوٹے بیسیوں قسمہا قسم کے کیڑے رینگتے دکھائی دیں گے۔ اس مخلوق کے گھروندے، سکونت اور روزی کے جملہ اسباب زمین میں ہیں۔ ان کی پیدائش نشوونما اور جملہ ضرورتیں اسی زمین کے اندر ہیں۔ جو گرمی میں آگ کی طرح تپتی ہے اور سرد موسم میں یخ بستہ ہوتی ہے۔ ان بے شمار زمین دوز رہنے والی مخلوق کی بے شمار اقسام ہیں۔ ان سب کے ایک دوسرے سے مختلف افزائش نسل کے طور طریقے ہیں۔ پیدائش ونشوونما کا ایک وسیع نظام قائم ہے۔ یہ وسیع فکری نظام زندگی رب العالمین کی کبریائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سطح زمین پر ویرانے اور صحرا ہیں۔ یہاں بڑے بڑے ریگستان ہیں جو انسانی پہنچ سے دور ہیں۔ جہاں انسانوں کی آمدورفت ناپید ہے۔ ان ریگستانوں میں بیابانوں میں اللہ کی مخلوق آباد ہے۔ یہاں طرح طرح کے جاندار بستے ہیں۔ سانپ، بچھو، نیولے اور ایسے ہی بے شمار چھوٹے بڑے جانور ان بیابانوں کے مکین ہیں۔ جہاں بظاہر کوئی غذا یا پانی میسر نہیں زمینیں بے آباد اور بنجر ریت سے اٹی ہوئی ہیں۔ جگہ جگہ ریت کے ٹیلے ہیں جو موسم گرما میں آگ کی طرح تپتے ہیں۔ خشک جھاڑیاں ہیں۔ ان ویرانوں، بیابانوں اور ریگستانوں میں لاکھوں نہیں کروڑوں اربوں بلکہ انگنت زندگیاں اللہ تبارک تعالیٰ نے پیدا کر رکھی ہیں۔ جن کا رہن سہن ان بیابانوں، ریگستانوں سے وابستہ ہے۔ وہ ان سب کی حسب حال ضرورتوں کی کفالت کرتا ہے وہ ان کی زندگی اور موت کا نگران اور کارساز ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ رب العالمین اپنی مخلوق اور اس کی وسیع کائنات پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر چیز پر کوئی چیز جہاں کہیں ہے اس سے پنہاں نہیں ہر لمحہ ہر آن اس کے علم میں ہے اور اس کا نگران ہے وہ اپنی وسیع کائنات پر مکمل دسترس رکھتا ہے کوئی پتہ بھی ٹوٹتا ہے تو اس کے علم میں ہوتا ہے۔

سطح زمین پر جنگل ہیں جن میں مختلف اقسام کے جانور رہتے ہیں۔ ان جنگلوں میں شیر، چیتے، ہاتھی، بندر، بھیڑیے، ریچھ، لنگور، گیدڑ، بارہ سنگھے، ہرن، جنگلی بھینسے، زیبرے اور دیگر بے شمار جانور رہتے ہیں۔ ان جانوروں کی مختلف اقسام کی غذائیں ہیں۔ کوئی گوشت کھاتا ہے۔ کوئی گھاس اور پھل، پرندے ہیں جن کی خوراک دانا دنکا اور کیڑے مکوڑے ہیں۔ اس تمام مخلوق کو حسب حال اللہ تبارک وتعالیٰ روزی دیتا ہے۔ بچے کے جنم کے وقت انسان کی پیدائش میں ہنرمند دایہ یا ڈاکٹر کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جانوروں کی پیدائش میں کوئی بچے کے جنم میں مددگار نہیں ہوتا سوائے اللہ کے۔ وہاں پانی بھی حسب ضرورت میسر ہوتا ہے۔ موسم کی سختی سے بچنے کے لئے اللہ تبارک کی طرف سے ان کے جسموں پر خوبصورت کھالوں اور رنگ برنگے پروں کے حفاظتی جامے بھی پہنائے گئے ہیں۔ ان جنگلوں میں لاتعداد جانور، چرند پرند حشرات الارض مقیم ہیں جن کا جینا اور مرنا اسی جنگل سے وابستہ ہے۔ ان مکینوں کی دستگیری اور خبرگیری کون کرتا ہے۔ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ جو رب العالمین ہے۔

گلستانوں میں پھول کھلتے ہیں۔ جا بجا پھلوں کے خوبصورت پودے ہیں۔ جن کی شاخوں کے ساتھ انگور، انار، نارنگی اور امرود و دیگر پھلوں کے گوشے اور پھل لٹک رہے ہیں۔ جو ہوا کے جھونکوں سے ہوا میں جھکتے اور سیدھے ہو کر اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر شکر بجا لاتے ہیں۔ ان پھلوں، پھولوں پر اللہ تبارک تعالیٰ کے حکم کی اطاعت میں شہد کی مکھیاں رس چوستی ہیں۔ بھنورے، پتنگے، خوبصورت رنگ برنگے نقش ونگار والی تتلیاں باغوں میں ایک پودے سے دوسرے پودے تک محو پرواز ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء کا ورد کرتی ہیں۔ بھنورے پھولوں اور پھلوں پر منڈلا رہے ہوتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حسین تخلیق کے گن گا گا کر اس کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ پھول فضاؤں میں اپنی خوشبو بکھیر کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے حسن اور پاکیزگی کی ودیعت پر شکر ادا کرتے ہیں۔ ہوا کے جھونکے سے پھولوں سے لدی شاخیں ہواؤں میں کبھی دائیں کبھی بائیں کو جھکتی ہیں اور رب العزت کے حضور سجدہ ریز ہو کر حمد وثناء اور تسبیح بجا لاتی ہیں۔ یہ پھول خدا تعالیٰ کی محبت سے سرشار ہو کر لذت حمد وثناء میں تڑپنے لگتے ہیں۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جاتے ہیں ان کی پتیاں بکھر جاتی ہیں۔ ہر پتی سے آواز نکلتی ہے کہ اے خالق و مالک حقیقی اگر ہمیں تو نے دوبارہ زندگی

بخشی تو ہم پھر تیری راہ میں قربان ہونا باعث صد افتخار سمجھیں گے۔

سطح زمین پر بلند و بالا پہاڑ ہیں۔ان کی چوٹیوں پر سال بھر برف جمی رہتی ہے۔دشوار گزار راستے ہیں جہاں انسان کا پہنچنا ناممکن ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان پہاڑوں میں بھی ایک جہان آباد کر رکھا ہے۔یہاں ٹھنڈے پانی کے چشمے ہیں۔جن سے جاندار اپنی پیاس بجھاتے ہیں ۔ جانور اور چرند پرند ہیں۔ پتھروں میں کیڑے مکوڑے ہیں۔ان سب کا روزی رساں اور زندگی کی جملہ ضرورتیں پوری کرنے والی وحدہ لاشریک ذات پاک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جو رب رحیم و کریم ہے۔قطب شمالی اور قطب جنوبی روئے زمین پر دنیا کے سرد ترین خطے ہیں جہاں سال بھر برف جمی رہتی ہے۔ یہاں طویل ترین راتیں اور دن ہوتے ہیں۔اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہاں بھی اپنی مخلوق پیدا کی ہے۔برف میں مچھلیاں اور دوسرے جاندار زندگی گزارتے ہیں۔برف میں ہی ان کی فزائش نسل کا سامان اور ذرائع پیدا کر دیئے ہیں۔اسکیمو یہاں رب العالمین نے ہی پیدا کئے ہیں۔جبکہ رینڈیر و دیگر جانور اور چرند پرند بیشمار جاندار یہاں آباد ہیں۔جن کی کفالت کے جملہ وسائل اور سامان اللہ تعالیٰ نے مہیا کر رکھے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفت خالقیت کا مضمون اس قدر وسیع ہے کہ اس کا احاطہ کرنے سے انسانی دل و دماغ چاہے ساری عمر گزار دے اللہ تعالیٰ کی صفات کی تفصیلات کو بیان کرنے سے قاصر رہے گا۔راقم الحروف نے جو کچھ یہاں بیان کیا ہے وہ اس موضوع کا عشر عشیر بھی نہیں۔یوں سمجھیں کہ صرف اس مضمون کا ایک نقطہ بیان کیا ہے۔صحراؤں، بیابانوں، ریگستانوں، جنگلوں، میدانوں اور پہاڑوں کوہساروں اور گلزاروں میں خالق کی مخلوق کا صرف ذکر کر دینا کافی نہیں۔اس کی صناعی کے خوبصورت کرشمے اور قدرتوں کا ظہور اس قدر طویل اور مسحور کن وہ نور ہے کہ جدھر دیکھو جسے دیکھو ہر طرف اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظروں کو خیرہ کر دیتا ہے۔

ذرا غور فرمائیں! مالک کل رب العالمین نے کروڑوں اربوں بلکہ کھربوں انسان دنیا میں ازل سے اب تک پیدا کئے ہیں۔لیکن ان کھربوں انسانوں کے انگوٹھے اور انگلیوں کے نشان ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔

چرند اور پرند

جانور کھربوں اقسام کے رب العزت نے پہاڑوں، صحراؤں، سمندروں، دریاؤں اور میدانوں میں پیدا کئے ہیں۔ ہر جانور کو اپنی علیحدہ پہچان سے نوازا ہے۔شیر، چیتے، ریچھ، بھیڑیئے، ہرن، بندر، کتے، گدھے، گھوڑے، زیبرے، اسی طرح دوسرے تمام جانوروں کو چاہے وہ جنگل میں رہتے ہیں یا شہروں میں یا پانی کے اندر، ان کی اپنی الگ ایک شناخت ہے۔ان کی کھالوں میں منفرد دلکش رنگ، نقش و نگار، خوبصورت لکیریں اور ہالے کس نے بنائے ہیں۔ ذرا زیبرے، جنگلی گدھے، چیتے، ریچھ، نیل گائے، ہرن اور بارہ سنگھے کے خوبصورت رنگ، نقش و نگار اور جسم پر کالی لائنیں دیکھیں اور غور کریں یہ ان جانوروں کے گوشت پوست میں تو یہ خاصیت نہیں جبکہ یہ قانون قدرت کا کرشمہ ہے کہ اس کی پیدا کردہ ہر چیز ایک دوسرے سے منفرد اور جاذب نظر ہے۔اس کی صناعی کا یہ ایک انمول کرشمہ ہے کہ اونٹ اور ہاتھی دونوں عظیم الجثہ جانور ہیں لیکن ان میں انفرادیت موجود ہے۔نا صرف جسم پر کھال کا رنگ ایک دوسرے سے مختلف ہے بلکہ ہاتھی کے ماتھے پر سونڈ ہے اس طرح وہ اونٹ یا دریائی گھوڑے سے مماثلت نہیں رکھتا۔ پانی کے جانداروں کو بھی اللہ تعالیٰ نے خوبصورت رنگوں سے مزین فرمایا ہے۔ مچھلیوں کے مختلف خوبصورت رنگ ہیں جبکہ دیگر آبی جانوروں کے اجسام، اقسام خوبصورت رنگ قد و قامت اور شباہت سبھی ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

ذرا غور کریں! سانپ ایک خوفناک ڈراؤنا جاندار ہے اس کی ہزاروں اقسام ہیں ہر قسم کے سانپ کے جسم پر ایک نظروں کو چکا چوند کرنے والی چمک اور اس کے جسم پر خوبصورت رنگوں کے جاذب نظر نقش و نگار ہیں۔اسی طرح خرگوش، جنگلی چوہے اور بہت سے دیگر جاندار جو جھاڑیوں اور بلوں میں رہتے ہیں۔ رنگدار یا سفید کھال سے آسودہ ہیں۔

پرندے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ خوبصورت مخلوق ہے۔طوطا، مینا، بلبل، مور، فاختہ، کبوتر، چڑیا، تیتر بٹیر اور دیگر بے شمار پرندے۔ جو اپنا اپنا منفرد رنگ رکھتے ہیں۔ذرا سوچیں خوبصورت رنگ اور پرواز کی صلاحیت ان کو کس نے عطا کی۔ایسے بھی پرندے ہیں جو ہزاروں میل تک مسلسل محو پرواز رہ سکتے ہیں یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی خالقیت کے خوبصورت نظارے ہیں۔ اس نے اپنی کائنات کو خوبصورت بنایا اور اپنی خلقت کو سرفراز فرمایا۔

انسان اللہ تعالیٰ کی صفات اور کلمات کو بغور سمجھنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ کی حکمتوں سے پردہ اٹھتا چلا جاتا ہے اور انسان بے اختیار پکار اٹھتا ہے اللّٰہ نورا لسمٰوات والارض۔ یقیناً اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ خالق حقیقی کے نور سے منور ہے اور گواہ ہے کہ جدھر بھی دیکھو ہر سمت اللہ کا نور ہی جلوہ گر ہے۔ ع

جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے تیرے دیدار کا

اللہ تبارک و تعالیٰ کے کلمات کا احاطہ ممکن نہیں چاہے دنیا کے تمام سمندر سیاہی اور دنیا کے تمام درخت قلمیں بن جائیں اور اتنے ہی اور اس کے مددگار ہوں۔

بارش کا نظام

انسان اگر اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ بارش کے نظام قدرت پر غور کرے تو یہ امر باعث حیرت ہے کہ جو بادل ہواؤں کے دوش پر فضاؤں میں تیرتے پھرتے ہیں۔ پہاڑوں کی بلندیوں پر انسان سے دھوئیں کی طرح ٹکرا کر گزر جاتے ہیں۔ بے وزن ہلکے پھلکے بادل جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے برستے ہیں تو ان بے وزن بادلوں سے اس قدر پانی برستا ہے کہ زمین پر جل تھل ہو جاتا ہے، ندی نالوں اور دریاؤں میں طغیانی آ جاتی ہے۔ بارش کے پانی سے دیہات منہدم ہو جاتے ہیں۔ گھر بار، مال مویشی سیلاب میں بہہ جاتے ہیں۔ فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔انسانی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہلکے پھلکے بادلوں میں اتنا پانی کہاں سے آتا ہے جو زندگی کو برباد اور مفلوج کر کے رکھ دیتا ہے۔اس کا ایک ہی جواب ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کا کرشمہ ہے۔

اب ذرا اس بارے میں غور کریں۔

کہ اللہ تعالیٰ بارش سے زمین کو روئیدگی بخشتا ہے۔ یہ بارش ریگستانوں، صحراؤں، جنگلوں، بیابانوں گلستانوں اور پہاڑوں کے لئے رحمت ہے۔اس بارش سے بیابانوں کی خشک زمین میں روئیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ زمین فصل اگاتی ہے۔ جانوروں کے لئے گھاس پھوس اگتی ہے۔جنگلوں میں درختوں کو پانی ملتا ہے۔جنگلی جانوروں کو ان کی زندگی برقرار رکھنے کے لئے پانی میسر آتا ہے۔ یہ پانی بارش کے دوران جنگل کے گہرے تالابوں، جوہڑوں میں بھر جاتا ہے جہاں سے جانور چرند پرند اور حشرات الارض سال بھر اپنی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ یہ بارش جہاں اللہ تبارک تعالیٰ کی انسان کے علاوہ دیگر مخلوق کے لئے باعث رحمت ہے۔ وہاں یہ انسانی مخلوق کے لئے خوشحالی کا ضامن اور زندگی برقرار رکھنے کا وسیلہ بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ تو رب العالمین ہے وہ تمام جہانوں کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ چاہے اس کی مخلوق جنگل میں رہتی ہے یا صحراؤں اور بیابانوں میں یا گلزاروں یا دیہاتوں یا شہروں میں رہتی ہے اس کا جہان تو ہر درخت پر آباد ہے۔ جہاں پرندوں کا مسکن ہے۔ پرندوں کے گھونسلے ہیں، بیشمار کیڑے مکوڑے درخت کے پتوں، شاخوں تنوں اور درختوں کی جڑوں میں رہتے ہیں۔ نہ جانے اللہ تعالیٰ کے کتنے جہاں آباد ہیں جن کے جملہ مسائل کا وہ واحد خالق و مالک اور کفیل ہے۔وہ فضاؤں میں زمین پر بھی، زمین کے اندر بھی پانی کے اندر بھی ۔ چٹانوں میں، پہاڑوں میں بھی، بیابانوں، صحراؤں، ریگستانوں اور گلزاروں میں، دیہاتوں، شہروں میں بھی، الغرض کائنات میں جہاں کہیں بھی اس نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ہے فرداً فرداً ہر ایک پر اس کی گہری نظر ہے۔ وہ ہر ایک کی خبر گیری کرتا ہے کوئی بھی اس کی نظر سے اوجھل یا پوشیدہ نہیں وہ بے شمار قدرتوں کا مالک ہے۔ جو چاہے کرتا ہے۔ جب چاہے کرتا ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے فضل اور رحم سے زندہ اور برقرار ہے۔ جب تک وہ چاہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ ہر لمحہ اس کے حضور سجدہ ریز ہے اور اس کی حمد و ثناء اور تسبیح میں مصروف ہے۔

پھل اور سبزیاں

اس کی پیدا کردہ بے شمار نعمتوں میں سے اگر ہم یہاں اس کے جاری کردہ نظام پیداوار برائے اجناس، سبزیاں، پھل پھول پر غور و فکر کریں۔تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوبصورت اور حیرت انگیز قدرتوں کے عقدے کھلتے ہیں۔ جہاں انسانی دل و دماغ یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ خالق حقیقی کا قائم کردہ یہ نظام اس کی حکمتوں پر مبنی ہے۔

مختلف سبزیاں ایک ہی زمین اور پانی سے اگتی ہیں اور پرورش پاتی ہیں۔لیکن ہر سبزی کی بوائی کا وقت مختلف ہوتا ہے۔ ہر سبزی کا تیار ہونے کا دورانیہ مختلف ہوتا ہے۔ ہر سبزی کی شکل و جسامت دوسری سبزی سے مختلف ہوتی ہے اور ہر سبزی ذائقہ و فوائد اور خصوصیات میں ایک دوسری سے مختلف ہوتی ہے۔ ہر سبزی کا پودا قد و قامت اور پھیلاؤ میں دوسری سبزی سے مختلف ہوتا ہے۔بعض اجناس سبزیاں اور پھل اللہ تبارک و تعالیٰ نے حفاظتی خول یا چھلکے میں پیدا کئے ہیں اور بعض کو بغیر کسی حفاظتی خول چھلکے کے پیدا کیا ہے۔مثلاً اجناس میں مکئی، باجرہ اور چری وغیرہ۔محض سٹے کی صورت میں بغیر کسی ڈھانپے گئے خول کے ہوتی ہیں۔ جبکہ ہر قسم کی دالیں۔گندم، چنے، چاول اور بعض دوسری اجناس بالیوں کی شکل میں محفوظ خول یا چھلکوں کی صورت میں ہوتی ہیں۔ اسی طرح ترکاریاں اور سبزیاں بعض بغیر چھلکے یا خول کے پیدا ہوتی ہیں اور بعض حفاظتی چھلکے یا خول میں ہوتی ہیں۔مثلاً بینگن، شملہ مرچ، ہری مرچ، پالک، بھنڈی توری، مونگرے پھول گوبھی، ٹماٹر، پودینہ، وغیرہ وغیرہ ایسی سبزیاں ہیں جن پر چھلکا نہیں ہوتا اور ان کو دھو کر پکایا جاتا ہے۔ جبکہ مٹر، آلو، مولی، گاجر لیموں، چقندر، شلجم، بند گوبھی، کھیرے، ٹینڈے، کدو، پیٹھا کدو، لہسن پیاز وغیرہ وغیرہ جن پر حفاظتی چھلکے ہوتے ہیں جنہیں پکانے سے پہلے اتارا جا سکتا ہے۔اسی طرح پھلوں کا نظام ہے اللہ تعالیٰ نے بعض پھل مثلاً، انگور، فالسہ، جامن، انجیر، جاپانی پھل، خوبانی، کھجور، اسٹابری، امرود، آڑو، شہتوت اور بہت سے دوسرے پھل بغیر کسی حفاظتی چھلکے یا خول کے پیدا کئے ہیں۔ جبکہ کیلا، آم، نارنگی، مالٹا، سیب، خربوزہ، تربوز، ناریل، لوکاٹ، گرما، اناس وغیر وغیرہ بہت سے پھل ہیں جو چھلکے میں محفوظ ہوتے ہیں۔اس میں اللہ تعالیٰ کی کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں یہ وہی بہتر جانتا ہے۔

اجناس کی پیداوار کے نظام پر غور کریں تو اللہ تعالیٰ کی حیرت انگیز قدرتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ ہر پودہ جنس کے لحاظ سے دوسرے پودے سے شکل و شباہت میں مختلف ہوتا ہے۔ ہر جنس کے لئے بوائی کا موسم مقرر ہے۔ پک کر تیار ہونے کا دورانیہ ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ ہر جنس کے حجم شکل و شباہت، رنگ اور خصوصیات اور فوائد بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

اگر سبزیوں کی بوائی کا موسم اور تیار ہونے کا دورانیہ افزائش نسل اور سبزی کے پودوں کی ساخت کا جائزہ لیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرتوں کے کرشمے دل و دماغ کو حیرت زدہ کر دیتے ہیں اور بے اختیار دل سے آواز نکلتی ہے۔ بے شک تیری کائنات کی ہر شے تیری کبریائی اور یکتائی کی گواہی دیتی ہے۔ ذرا غور کریں بھنڈی توری کا پودہ پست قد ہے اس پر لٹک کر یہ سبزی جنم لیتی ہے اور پرورش پاتی ہے اور اس طرح لٹک کر پک کر تیار ہوتی ہے۔ قریباً اسی جسامت کا پودہ شملہ مرچ، سبز مرچ لیموں اور بینگن وغیرہ کا ہوتا ہے۔ یہ تمام سبزیاں ایک پانی ایک مٹی اور ایک زمین سے پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن حجم، شکل وشباہت ذائقے خصوصیات اور فوائد میں ایک دوسری سے مختلف ہوتی ہیں حتی کہ اندرونی اور بیرونی رنگ اور ساخت میں بھی قطعی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔

مولی، گاجر، شلجم، لہسن، پیاز، سطح زمین کے اندر پیوست ہو کر پیدا ہوتے ہیں۔ جبکہ ان کے بیلیں سطح زمین کے اوپر ہوتی ہیں۔ آلو، شکر گندی، اروی وغیرہ کی نرم ونازک بیلیں سطح زمین پر ہوتی ہیں جبکہ یہ سبزیاں زمین کے اندر پرورش پاتی ہیں اور پک کر تیار ہوتی ہیں۔ مٹر، کدو، دیسی توری، ٹینڈے، کھیرے، لوکی، ٹماٹر، پیٹھا کدو وغیرہ نرم و نازک بیلوں کے ساتھ پرورش پاتے ہیں اور سطح زمین پر ہی پڑے پڑے پروان چڑھتے اور تیار ہوتے ہیں۔ ان کی بیلیں اس قدر کمزور ہوتی ہیں کہ ان سبزیوں کا وزن اٹھانے کے قابل بھی نہیں ہوتیں۔ پیٹھا کدو کا وزن تو 5 کلو سے 20 کلو تک یا اس سے بھی زیادہ ہوسکتا ہے۔ اسی طرح کدو، کھیرے بھی وزنی ہوتے ہیں۔

پھلوں کی پیدائش اور پرورش کا اگر جائزہ لیں تو اس میں بے شمار قدرت کے جلوے اور اعلیٰ وارفع شان کے نظارے جگمگاتے دکھائی دیتے ہیں۔ پھلوں کے جداگانہ اور خوبصورت رنگ خوشبو دار شیریں ذائقے اور پرکشش جاذب نظر ان کی شباہت اور بناوٹ انسان سے سوال کرتی ہے کہ ایک ہی مٹی ایک ہی زمین سے پیدا ہونے والے یہ پھل ایک دوسرے سے رنگ، حجم، ذائقے، فوائد اور خصوصیات میں منفرد کیونکر ہوسکتے ہیں۔ دل شدت سے گواہی دیتا ہے کہ اس کا خالق اور مصور صرف اور صرف خدائے یگانہ ہے جو تمام قدرتوں کا سرچشمہ ہے جو نورٌ علیٰ نور ہے سب سے پیارا، پیار کرنے والا، رحم کرنے والا رب العالمین ہے۔

انسان تو بے بس ہے وہ تو مکھی کا ایک پر نہیں بنا سکتا وہ اپنی عمر میں چند لمحے اضافہ نہیں کر سکتا۔ انسان اللہ تعالیٰ کی اجازت اور حکم کے بغیر ایک سانس نہیں لے سکتا۔ اس کائنات کا تمام تر دارومدار اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم اور منشاء پر منحصر ہے۔ انسان کے پاس خواہش، تمنا، آرزو، لالچ کے سوا کچھ بھی تو نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کے بغیر تو پتا بھی نہیں ہلتا۔ وہی کائنات کے جملہ امور کا نگہبان خالق و مالک اور اسے قائم کرنے والا اور قائم رکھنے والا ہے۔ جب تک وہ چاہے یہ دنیا قائم رہے گی۔ جب وہ چاہے گا کائنات کی صف وہ لپیٹ دے گا۔

ذرا غور کریں! آم باہر سے پیلا یا سرخ ہے۔ اندر سے جب کچا ہو سفید ہوتا ہے جب پک کر تیار ہو جاتا ہے تو ہلکا گلابی ہو جاتا ہے اس میں رنگ کون بھرتا ہے؟ یہ جب کچا ہوتا ہے ترش ہوتا ہے پک کر میٹھا ہو جاتا ہے۔ اس میں رنگ اور میٹھا کہاں سے آتا ہے۔

خربوزے پر باہر خوبصورت کاشوں کی رنگ دار لائنیں بنی ہوتی ہیں۔ جیسے کسی نے پرکار سے لگائی ہوں۔ جبکہ خربوزہ اندر سے ہلکا گلابی ہوتا ہے۔ تربوز باہر سے سبز ہوتا ہے جبکہ اندر سے سرخ ہوتا ہے۔ یہ رنگ اور مٹھاس زمین یا پانی میں نہیں ہوتے اگر ایسا ہوتو پھر کریلا کڑوا کیوں ہوتا ہے۔ لہسن پیاز، کڑوے کیوں ہوتے۔ اسی طرح بعض پھل ترش اور کھٹے کیوں ہوتے ہیں۔ جیسے سنگترے، انار، لوکاٹ، آڑو، انار وغیرہ۔ انگور کا پودا کمزور بیل نما ہوتا ہے۔ یہ بیلیں سہارا کی محتاج ہوتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو طاقت بخشی ہے کہ وہ وزنی انگور کے گوشوں کا وزن اٹھا سکیں۔ اسی طرح انار کا پودا بھاری پھل جو گیند نما ہوتے ہیں سے لدا پھدا ہوتا ہے۔ لیکن کمزور پودا ہونے کے باوجود پھلوں کا وزن اٹھائے رکھتا ہے۔ تربوز وزنی پھل ہے 5 سے 10 یا 12 کلو تک اس کا وزن ہوتا ہے۔ اسی طرح خربوزہ 1 کلو سے 2 کلو یا اس سے زیادہ یا کم وزن کا بھی ہوسکتا ہے اللہ تبارک تعالیٰ کی حکمت پر غور کریں کہ ان بھاری بھر کم پھلوں کو بیلوں کے ذریعہ سے پیدا کیا ہے۔ یہ کئی ایک دوسری سبزیوں اور پھلوں کی طرح بیلوں کے ذریعے پرورش پاتے ہیں۔ جو انتہائی کمزور ہونے کے باوجود بھاری بھر کم پھل اور سبزی پیدا کرتے ہیں۔ کیلا نازک پھل ہے۔ اس کا چھلکا ہلکا پیلا اور اندر سے پھل سفید ہوتا ہے۔ انتہائی اعلیٰ صفات، فوائد اور خصوصیات کا حامل پھل ہے۔ یہ لذیذ پھل بچوں کے لئے ماں کے دودھ کا بدل بھی ہوسکتا ہے۔ قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ یہ پودا صرف ایک بار پھل دیتا ہے۔ پھر ناکارہ سمجھ کر پودے کو تلف کر دیا جاتا ہے۔ جاپانی پھل، آم، سیب، نارنگی، کینو، مالٹے، گریپ فروٹ، لوکاٹ اور بہت سے دوسرے پھل خوبصورت گہرے رنگوں سے مرصع ہوتے ہیں۔

ذرا غور کریں! سبزیوں اور پھلوں میں خوبصورت مختلف رنگ کون پیدا کرتا ہے۔ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ واحد و یگانہ ہے جو اس کا خالق ہے۔ گاجر گلابی رنگ میں پیدا ہوتی ہے جبکہ ٹماٹر سرخ رنگوں میں اور چقندر گہرے جامن رنگ میں۔ تینوں ایک زمین سے ایک ہی پانی سے پرورش پاتی ہیں لیکن شکل و شباہت اور رنگ میں سب ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہوتے ہیں۔ کریلا بھی اسی زمین میں بیل سے پیدا ہوتا ہے۔ جیسے گرما سردا یا تربوز اور خربوزہ بیلوں کے ساتھ سطح زمین پر پرورش پا کر پک کر تیار ہوتا ہے۔ لیکن کریلا ذائقے میں سخت کڑوا جبکہ گرما سردہ تربوز اور خربوزہ میٹھا شیریں اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ یہی حال پھلوں کا ہے کہ سب کے ذائقے رنگ، وزن اور شباہت و حجم ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں جبکہ سب ایک ہی زمین اور ایک ہی پانی سے تیار ہوتے ہیں۔ الغرض اللہ تبارک وتعالیٰ نے خوردنی اجناس ہوں یا پھل یا سبزیاں سب کو ایک دوسرے سے مختلف خصوصیت، رنگ، ذائقے، شکل وشباہت اور مختلف اقسام کے پودوں یا بیلوں سے پیدا کیا ہے۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حسین قدرت کا کرشمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے حسین نظارے جانوروں، پرندوں اور کیڑے مکوڑوں میں بھی جلوہ گر ہیں۔ مور کے سر پر رنگین خوبصورت تاج کس نے سجایا ہے۔ اس کو دلکش گہرے سبز رنگ سے کس نے نوازا ہے اس کے پروں اور دم پر خوبصورت نقش ونگار والے دائرے اور مہر نما نقوش کس نے بنائے ہیں۔ جنہیں ہم کتابوں میں سجاتے ہیں۔ طوطے کا گہرا رنگ اس کے گلے میں سرخ گانی اور دونوں جانب پروں پر سرخ رنگ کے دلکش ٹھپے اور چونچ سرخ اتنا خوبصورت پرندہ ہے کہ انسان دیکھتے ہی کہہ اٹھتا ہے یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کے حسین نظارے ہیں۔ ہر پرندہ، ہر جانور اور حشرات الارض اپنے اندر ایک خوبصورتی رکھتے ہیں۔ چاہے وہ شیر ہو یا بھیڑیا یا چیتا یا زیبرا یا بارہ سنگھا یا ہرن یا گلہری یا سانپ وغیرہ وغیرہ سب میں انفرادیت ہے اور ہر ایک میں خالق کی صناعی کا حسن صاف نظر آتا ہے۔

۞۞۞۞۞۞۞

بیعت خلافت فرش سے عرش تک پہنچانے کا زینہ

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ایک پر معارف اور حقیقت افروز ارشاد مبارک۔

’’مرزا سلطان احمد صاحب جو میرے بڑے بھائی تھے وہ ڈپٹی کمشنر ہو کر ریٹائرڈ ہوئے تھے اور دنیوی لحاظ سے ان کی اچھی عزت تھی لیکن تم سمجھتے ہو اگر وہ میری بیعت نہ کرتے تو ان کو وہ مقام حاصل ہوسکتا جو آج حاصل ہے ...... آج لاکھوں لوگ ان کا نام لیتے ہی منہ پھیر لیتے تو دنیا کی افسری اور گورنمنٹ انگریزی کے عہدے کسی کام نہیں آ سکتے۔ صرف اطاعت ہی تھی جو ان کے کام آ گئی۔ کیونکہ بڑے بھائی کا ایک چھوٹے بھائی کی بیعت کرنا جو اس کے بچوں کے برابر ہو معمولی قربانی نہیں ایک تلخ گھونٹ تھا جو ان کو پینا پڑا مگر اس تلخی نے ان کی ہمیشہ کی زندگی کو سنوار دیا۔‘‘

(الفضل ربوہ 3 مئی 1961ء)

مکرم تبسم نواز وڑائچ صاحب

آہ! محمد اعظم اکسیر مرحوم

مکرم تبسم نواز وڑائچ صاحب ایک شیعہ سکالر ہیں ان کی تحریر پیش خدمت ہے۔

مکرم محمد اعظم اکسیر مرحوم سے میرا تعارف برادر عزیز احسان اللہ وڑائچ کے توسط سے ہوا اور پہلی ہی ملاقات میں موصوف نے اپنے اخلاق حسنہ اور علمی تفوق و وجاہت سے اس ناچیز کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ پھر ان سے کافی بار بالمشافہ اور اکثر و بیشتر فون پہ گفتگو اور رابطہ رہتا۔ کئی علمی مسائل، لسانی اشکال اور دینی موضوعات پر ان سے بیش قیمت رہنمائی اور مشورے حاصل کرنے کی گرانقدر سہولت و آسانی بھی میسر رہی۔ جو ظاہر ہے کہ ان کے چلے جانے سے ایک بہت بڑی کمی اور محرومی کا احساس فزوں تر ہو گیا ہے۔ ان کا وجود بلاشبہ مجھ جیسے طالبان علم کے لئے ایک نعمت سے کسی طور بھی کم نہیں تھا۔ علاوہ ازیں ان سے ہمیشہ دعاؤں محبتوں اور شفقتوں کے تحائف اور ہدایا کا جاری و ساری روحانی سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ جس کا خاکسار کو شدت سے احساس ہو رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا بہتر نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم محمد اعظم اکسیر کی علمی و دینی خدمات کا سلسلہ بہت وسیع بھی ہے اور طویل بھی۔ خداوند قدوس نے انہیں نہ صرف تحریری صلاحیتوں سے مالا مال کیا ہوا تھا بلکہ گفتگو کے حوالے سے بھی وہ ایک منفرد لب ولہجہ اور انداز بیان کے حامل تھے یہی وجہ ہے کہ وہ مناظرہ کے میدان میں بھی اپنی شاندار خدمات کے حوالہ سے احمدیہ سلسلہ میں تادیر ناقابل فراموش رہیں گے اور اپنے بعد آنے والوں کے لئے ان کا تحریری و تحقیقی کام ایک بہترین علمی و دینی اثاثہ تصور کیا جاتا رہے گا۔ علاوہ ازیں احمدیہ سلسلہ کے ایک مربی کی حیثیت سے بھی ان کی سعیات جمیلہ کو بہترین خراج تحسین پیش کیا جاتا رہے گا۔ ان کی بعض کتب بھی نوادرات علمیہ میں شمار کئے جانے کے لائق ہیں اور مجھے یقین ہے کہ متعلقہ ذمہ داران اس حوالے سے اہتمام کریں گے۔

مولانا موصوف کی شخصیت گو کہ کثیر الجہتی نوعیت کی حامل تھی لیکن اخلاق و کردار کے ضمن میں بھی اس ناچیز نے انہیں انتہائی منکسر المزاج اور حلیم الطبع پایا۔ باوجود اپنے شعبے کی ایک کامیاب ترین شخصیت ہونے کے ان کے اندر کسی قسم کا احساس تفاخر، غرور، علمی وتفوق برتری کسی حوالے سے بھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ افسوس کہ ہم مزید ان کی شخصیت کے فیوض و برکات سے مستفید و مستفیض نہ ہو سکے اور دست قضا نے ہم سے یہ گوہر تراشیدہ چھین لیا۔ لیکن ان کے اخلاق و کردار کی مہک سے تادیر ایوان علم و دین مہکتا رہے گا۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

۞۞۞۞۞۞۞

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123933 میں Yackoob Mohamed Yoonus

ولد Ismail Mohamed Yackoob قوم...... پیشہ ریٹائرڈ عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Negombo ضلع و ملک سری لنکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2006 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین 26 لاکھ سری لنکن روپے (2) کمرشل دکان 50 لاکھ سری لنکن روپے اس وقت مجھے مبلغ 8 ہزار سری لنکن روپے ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Yackoob Mohamed Yoonus گواہ شد نمبر 1۔ Aslam Ahamed S/o Ishak Ahamed گواہ شد نمبر 2۔ Mohamed Fahim S/o Fafeek Ahamed

مسل نمبر 123934 میں Shakeela Begum

زوجہ Muhammad Aslam قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Negombo ضلع و ملک سری لنکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 1.5 گرام 8435 سری لنکن روپے (2) زیور 6.5 گرام 36565 سری لنکن روپے اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار سری لنکن روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Shakeela Begum گواہ شد نمبر 1۔ Muhammad Aslam S/o Abdul Shukoor گواہ شد نمبر 2۔ Mohamed Fahim S/o Rafeek Ahamed

مسل نمبر 123935 میں Mubashara Akhtar

زوجہ Nasir Aktar قوم بھٹی پیشہ استاد عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Merjon Park ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 642 گرام 14119 Pound Sterling اس وقت مجھے مبلغ 640 Ppund Sterling ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mubashara Akhtar گواہ شد نمبر 1۔ Bashir Akhtar S/o Mohamed Deen گواہ شد نمبر 2۔ Tahir Akhtar S/o Bashir Akhtar

مسل نمبر 123936 میں طلعت نسیم

زوجہ غضنفر علی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Inner Park ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19 دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر ایک لاکھ 50 ہزار پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 150 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طلعت نسیم گواہ شد نمبر 1۔ عبدالباسط ولد چوہدری عبدالغفور مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ نسیم کوثر ولد چوہدری مختار احمد مرحوم

مسل نمبر 123937 میں Busiri Surpaja

ولد H.Hamsuri قوم.... پیشہ پنشنر عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Warga Asih ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 ستمبر 2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) چاول کی فصل 2000Sqm انڈونیشین روپے (2) زرعی زمین 4000Sqm انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Busiri Surpraja گواہ شد نمبر 1۔ Yusuf Sumapraja گواہ شد نمبر 2۔ Mulanto S/o Busiri Supapraja

مسل نمبر 123938 میں حانیہ رشید

بنت رشید احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 14/5 دارالبرکات ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حانیہ رشید گواہ شد نمبر 1۔ رشید احمد بھٹی ولد بشیر احمد بھٹی گواہ شد نمبر 2۔ محمد منیر ولد محمد شریف

مسل نمبر 123939 میں صادقہ بیگم

زوجہ سید شمس الحق مرحوم قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/59 دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان شیئر 1/8 اس وقت 16 مرلہ 32 لاکھ روپے (2) حق مہر 1 ہزار روپے مجھے مبلغ 6 ہزار 200 روپے ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صادقہ بیگم گواہ شد نمبر 1۔ عطاء المعین ولد نعیم احمد طاہر گواہ شد نمبر 2 سید عبدالقدوس ولد شمس الحق مرحوم

مسل نمبر 123940 میں مریم ناصر

زوجہ ناصر احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jhang Sadar ضلع و ملک Jhang, Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 3 تولہ 1 لاکھ 29 ہزار روپے (2) حق مہر ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مریم ناصر گواہ شد نمبر 1۔ ناصر احمد ولد عبدالقیوم گواہ شد نمبر 2۔ امجد سلطان ولد محمد رمضان

مسل نمبر 123941 میں یاسمین ظفر

بنت ظفر اللہ خان قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jhang Sadar ضلع و ملک Jhang, Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 6Acr اس 15 لاکھ روپے وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ یاسمین ظفر گواہ شد نمبر 1۔ ناصر احمد ولد عبدالقیوم گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Zafaryab S/o Muhammad Jahangir Zafar

مسل نمبر 123942 میں شعیل احمد صابر

ولد ڈاکٹر عبدالحمید صابر قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 20/2 دارالبرکات ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شعیل احمد صابر گواہ شد نمبر 1۔ ڈاکٹر عبدالحمید صابر ولد عبدالغفار شاکر گواہ شد نمبر 2۔ وسیم احمد شاہد ولد محمد اختر

مسل نمبر 123943 میں سدرہ بشارت

ولد رانا بشارت احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/4 دارالفتوح شرقی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 11300Mg اس 31 ہزار روپے وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سدرہ بشارت گواہ شد نمبر 1۔ نصیر احمد چوہدری ولد چوہدری محمد دین گواہ شد نمبر 2۔ رانا بشارت احمد ولد رانا عبدالستار خاں

مسل نمبر 123944 میں طاہرہ یاسمین

زوجہ ذکاء اللہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد غربی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 5 تولہ 2 لاکھ 50 ہزار روپے (2) نقدی 2 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ یاسمین گواہ شد نمبر 1۔ مرزا عزیز احمد ولد مرزا بشیر احمد مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ عدیل انجم ولد ذکاء اللہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تربیتی و علمی پروگرام

(واقفین نو سیالکوٹ شہر)

مکرم رفیع احمد گوندل صاحب سیکرٹری وقف نو سیالکوٹ شہر تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امارت شہر سیالکوٹ کے زیر اہتمام واقفین نو کا علمی و تربیتی پروگرام مورخہ 7/اگست 2016ء کو مکرم مبشر احمد صاحب نائب امیر ضلع کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم رفیق احمد بٹ صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع سیالکوٹ اور مکرم مجیب الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ سیالکوٹ شہر نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ نائب امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ اللہ کے فضل سے کل 46 واقفین نو میں سے 38 واقفین نو نے شرکت کی۔ کل حاضری 68 رہی۔ احباب کو دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا گیا۔

ولادت

مکرم فرحان احمد چٹھہ صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم عدنان احمد چٹھہ صاحب ساکن لائبیریا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 8/اگست 2016ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام افہام احمد محدث تجویز ہوا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم خلیل احمد چٹھہ صاحب کارکن جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کا پہلا پوتا، مکرم نواز احمد بھٹی صاحب ساکن حیدر آباد کا نواسہ اور مکرم چوہدری بشیر احمد چٹھہ صاحب چک 184-7R ضلع بہاولنگر کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی کے ساتھ باعمر، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرم مصور احمد بلوچ صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب وصیت نمبر 87857 نے 8 نومبر 2008ء کو نفیس نگر براستہ نوکوٹ گوٹھ صادق پور ضلع میرپور خاص سے وصیت کی تھی۔ موصوف کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوف خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں طلباء اور طالبات اپرنٹس نرسنگ کورس میں داخلہ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احمدی طلباء وطالبات جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 31/اگست 2016ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں مکمل **ایڈریس بمعہ فون نمبر** اور مکرم صدر صاحب محلّہ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کم از کم تعلیم میٹرک فرسٹ ڈویژن/سیکنڈ ڈویژن، ایف اے/ ایف ایس سی ہو لیکن میٹرک سائنس کے ساتھ کیا ہو۔ اسناد اور 'ب' فارم یا شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ لف کریں۔ اور عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی B پیپر کا تحریری امتحان ہوگا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہوگا۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہو گا۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی ملے گا اور کسی طالب علم کو امتحان جیسا کہ بی اے/ ہومیو پیتھی کورس وغیرہ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

رابطہ نمبر: 047-6213909 Ext109

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ڈینٹل سرجری کی سہولتیں

مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج ومعالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆ Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆ دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔ دانتوں کی بھرائی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق یہ عارضی بھی ہوسکتی ہے اور مستقل بھی۔

☆ Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کر کے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆ Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆ Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

☆ Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3/اگست 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امیر بیگم صاحبہ

مکرمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک بشیر الدین صاحب لندن مورخہ 29 جولائی 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ مکرم ملک محمد ہاشم صاحب سابق امیر جماعت کھیوڑہ پاکستان کی بیٹی تھیں۔ نہایت نیک، دعاگو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، رحم دل اور غریبوں کی مدد کرنے والی خاتون تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ زکیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ زکیہ بیگم صاحبہ ربوہ مورخہ 18 جولائی 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعاگو اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ گاؤں کے متعدد غیر از جماعت بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مرکزی مہمانوں کی مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ اپنے بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی۔ آپ کے بیٹوں میں سے ایک مرزا محمود احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں جبکہ دوسرے بیٹے مکرم مرزا داؤد احمد صاحب کو ربوہ میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

مکرم نسیم احمد خان صاحب

مکرم نسیم احمد خان صاحب ابن مکرم الطاف حسین خان صاحب شاہجہانپوری حال مورفیلڈن جرمنی مورخہ 6/اپریل 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کو نصرت آرٹ پریس ربوہ میں 27 سال تک کمپوزر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ عرصہ 30 سال سے جرمنی میں رہائش پذیر تھے جہاں مورفیلڈن جماعت میں آپ کو بطور صدر جماعت اور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ کئی سال تک جلسہ سالانہ جرمنی پر شعبہ امانات میں بھی ڈیوٹی ادا کرتے رہے۔ خلافت سے بہت عقیدت و اخلاص کا تعلق تھا۔ باقاعدگی سے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھواتے اور شکر گزار ہوتے ہوئے اس بات کا اظہار کرتے کہ ان کا چلنا پھرنا خلیفہ وقت کی دعاؤں کے طفیل ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور 5 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

عزیزم مسرور احمد ملک

عزیزم مسرور احمد ملک دارالفتوح غربی ربوہ گزشتہ دنوں برین ٹیومر کے باعث ساڑھے بارہ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ مکرم صوبیدار ملک غلام یٰسین صاحب مرحوم سابق صدر جماعت محلّہ دارالفتوح ربوہ کے نواسے تھے۔ بہت ذہین و فطین، حاضر جواب، صاف گو طبیعت کے مالک تھے۔ بیماری کے دوران بہت صبر اور بہادری کا مظاہرہ کیا اور بیماری کے دوران بھی اپنی والدہ کو پریشان نہ ہونے کی تلقین کرتے رہے۔ حضور انور کے خطبات بہت شوق سے سنتے اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ مرحوم وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل اینڈ کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 047-6212758, 0301-7979258, 0333-7703400

مکرم عبدالباسط شاہد صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

ہندوستان کی تقسیم کے وقت قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) اور کئی دوسرے افراد حضرت مسیح موعود کے خاندان کے موجود تھے۔ ابتداء میں جب قادیان آنے جانے کی کسی قدر سہولت ممکن تھی تو حضرت مصلح موعود نے یہ فیصلہ فرمایا کہ خاندان کا کوئی ایک فرد ضرور قادیان میں رہے گا۔ جب تک وہاں آنے جانے کی سہولت ممکن تھی یہ طریق جاری رہا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جب اپنی باری پر قادیان تشریف لے گئے تو اس کے بعد وہاں کسی کے آنے جانے کے تمام قانونی رستے بند کردیئے گئے اور اس طرح پہلا طریق جاری نہ رہ سکا تو حضرت میاں صاحب وہاں مستقل رہنے لگے۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کو ضروری نصائح فرمائیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ علم طب ہمارے خاندان کی ایک نمایاں خصوصیت رہی ہے۔ حضرت حکیم خلیل احمد مونگھیری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود قادیان میں موجود ہیں۔ آپ ان سے باقاعدہ طب کی تعلیم حاصل کریں۔ خاکسار کو یاد ہے کہ ابتداء میں جب قادیان جانے کا موقع ہوتا تو یہ نظارہ ضرور دیکھنے میں آتا کہ حضرت میاں صاحب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں کتاب پکڑے ہوئے مقررہ وقت پر حضرت حکیم صاحب کے پاس پڑھنے کیلئے جاتے۔ اس طرح کئی دفعہ حضرت میاں صاحب کو حضرت حکیم صاحب کے سامنے بیٹھے پڑھتے ہوئے بھی دیکھا۔

حضرت میاں صاحب بہت کم گو تھے۔ تقریر اور خطاب تو دور کی بات ہے وہ اجنبیوں سے بات بھی کم ہی کرتے تھے مگر جب ان پر یہ ذمہ داری آپڑی کہ وہ خاندان بلکہ دنیا بھر کے احمدیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیان میں رہیں تو آپ نے بہت مطالعہ کیا اور آہستہ آہستہ تقریروں میں روانی آتی گئی۔ بعد میں وہ ہر جلسہ کی زینت ہوتے تھے۔ جلسہ سالانہ پر آپ کی تقاریر اور دوسرے خطاب وخطبات بہت مؤثر ہوتے تھے۔

خاکسار اپنے ابا جان مرحوم میاں عبدالرحیم صاحب درویش کی وجہ سے اکثر قادیان جاتا رہتا تھا اور اس طرح زیارت قادیان کے مواقع میسر ہوتے تھے۔ ایک دفعہ خاکسار اور برادرم مکرم نذیر احمد ریحان صاحب، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے ہمراہ قادیان گئے تو ہمیں بھی دارالمسیح میں قیام کا شرف حاصل ہوا جو ہمارے لئے باعث سعادت و خوشی تھا۔ اسی طرح ایک دفعہ خاکسار کو قادیان جانے کی سعادت حاصل ہوئی تو ان دنوں میں مدرسہ احمدیہ کے کوئی استاد غالباً رخصت پر کہیں گئے ہوئے تھے تو خاکسار کو مدرسہ احمدیہ میں پڑھانے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ خاکسار کو تاریخ تو اچھی طرح یاد نہیں مگر یہ 1964-65 کی بات ہوگی۔

ہاں ذکر تو یہ کرنا چاہتا تھا کہ حضرت میاں وسیم احمد صاحب نے ابا جان اور خاکسار کو دارالمسیح میں دعوت پر بلایا اور اس طرح خاکسار کو یہ ناقابل بیان خوشی اور مسرت حاصل ہوئی۔ اس موقع پر اور باتوں کے علاوہ ابا جان نے حضرت میاں صاحب کو میری طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس دفعہ ربوہ جاکر اس کا مکان بنانے کا ارادہ ہے۔ حضرت میاں صاحب چونکہ اکٹھے ساتھ رہنے کی وجہ سے ابا جان کی انتھک محنت کی عادت کو خوب جانتے تھے۔ اس لئے بڑے اصرار سے ایک سے زیادہ دفعہ فرمایا کہ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ اپنی صحت کے مطابق پروگرام بنانا۔

حضرت میاں صاحب کے ذکر میں ایک اور بات بھی بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ خاکسار کینیا (مشرقی افریقہ) سے واپسی پر ابا جان کو ملنے اور قادیان کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے وہاں گیا تو درویشوں کی ایک بزم نے بیت اقصیٰ قادیان میں خاکسار کی تقریر کا انتظام کیا۔ خاکسار نے اور باتوں کے ساتھ یہ بھی بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک عیسائی پادری کو کتاب Where Did Jesus Die پڑھنے کو دی۔ وہ پادری میرا اچھی طرح جاننے والا تھا۔ مگر اس کتاب کو پڑھ کر وہ بہت ناراض ہوا اور کتاب کا جواب دینے کا ارادہ کیا۔

میں نے دیکھا کہ اس نے کتاب پر جگہ جگہ نشان لگائے ہوئے تھے اور اس طرح وہ اپنا جواب تیار کررہا تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنے ہمراہ ایک یوروپین ڈاکٹر کو لے کر آیا اور کہنے لگا کہ آپ کی کتاب میں تو پرانی باتیں لکھی ہیں۔ یہ ڈاکٹر صاحب آپ کو جدید تحقیق بتائیں گے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوگئے تھے۔ خاکسار نے بعد میں ان سے کہا کہ آپ کی جدید طبی معلومات اور اصلاحات میں سے تو بہت سی باتیں میرے لئے ناقابل فہم ہیں البتہ آپ یہ ضرور بتائیں کہ اگر آپ کے پاس کوئی ایسا کیس آجائے جس میں وہ گواہیاں ہوں جس طرح کی گواہیاں انجیل میں موجود ہیں تو کیا آپ موت کا سرٹیفیکیٹ جاری کردیں گے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ساتھی کی خفت وشرمندگی کی پرواہ نہ کی اور کہا کہ میں ایسی گواہیوں پر سرٹیفیکیٹ جاری نہیں کروں گا۔

حضرت میاں صاحب اس مجلس کی صدارت کر رہے تھے۔ آپ صدارتی تقریر کے لئے اٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو جو ساتھی اور مددگار عطا فرمائے تھے ان کی اب تیسری نسل خدمت کررہی ہے۔ اس کے بعد حضرت میاں صاحب کچھ فرمانا چاہتے تھے مگر آپ اس قدر جذباتی ہوگئے کہ اس کے بعد کوئی ایک فقرہ بھی نہ کہا اور دعا کے بعد مجلس برخاست ہوئی۔

حضرت میاں صاحب نے اپنی ساری ذمہ داریاں پوری کیں۔ حضرت مصلح موعود کی نصائح پر خوب خوب عمل کیا اور تادم آخر درویشی کو بڑے خلوص اور نیک نیتی سے نبھایا۔ خدا تعالیٰ جنت الفردوس میں اپنے پیاروں کے ساتھ جگہ دے۔ آمین

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 19/اگست

طلوع فجر	4:07
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:51
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	39 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19۔ اگست 2016ء

5:35 am	بیت مریم میں استقبالیہ تقریب 26 ستمبر 2014ء
8:35 am	ترجمۃ القرآن کلاس لقاء مع العرب
11:55 am	جلسہ سالانہ یوکے پہلے دن کی کارروائی
12:55 pm	خطبہ جمعہ 12۔ اگست 2016ء
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ 19/اگست 2016ء

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ وشال ہاؤس
لیڈیز وجینٹس سوٹنگ، لہنگا اور فراک، شادی بیاہ کی فینسی وکڑھائی ورائٹی
پاکستان وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز نیز امپورٹڈ بیڈشیٹس دستیاب ہیں
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424, 0333-6593422
0300-9651583

FR-10

اٹھوال فیبرکس
لان کی تمام ورائٹی پرز بردست
سیل۔ سیل۔ سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

گلے میں گرنے والے نزلہ، کیرا کی مستند دواء دستیاب ہے
الشفاء ہومیو کلینک
ڈگری کالج روڈ ربوہ: 0333-6706782

عامر موٹر ورکشاپ
سوزوکی اور تمام گاڑیوں کی مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
پروپرائیٹر: عامر شہزاد: 0332-4710920
ساہیوال روڈ رحمن کالونی نزد اقصیٰ سیکٹر ربوہ

موسم گرما کی تمام ورائٹی پرزبردست سیل۔ سیل۔ سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 0092-47-6213312

کریسنٹ فیبرکس
ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز
نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578
سراج مارکیٹ ربوہ